ہر ماہ کی پہلی جمعہ مدرسہ کے کمپیوٹر انسٹرکٹر صفدرعلی صفدر کا سکھر میں 50 دن کی مفت کمپیوٹر تربیتی ورکشاپ

صفدرعلی صفدر کا خواجہ غریب نواز کالج کے طلبہ سے خطاب کا منظر

سکھر (نمائندہ خصوصی) خواجہ غریب نواز کالج کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں ہر ماہ کی پہلی جمعہ کو 50 دن کی مفت کمپیوٹر تربیتی ورکشاپ کا آغاز ہو گیا۔ ورکشاپ کے انسٹرکٹر صفدرعلی صفدر نے طلبہ کو بتایا کہ ورکشاپ میں ڈیٹا بیس، ویب ڈیزائننگ اور بنیادی پروگرامنگ سکھائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہر شرکا کو سرٹیفکیٹ دیا جائے گا اور بہترین کارکردگی دکھانے والے طلبہ کو انٹرن شپ کے مواقع دیے جائیں گے۔

صفدرعلی صفدر نے کہا کہ ورکشاپ میں داخلہ مفت ہوگا اور رجسٹریشن کالج کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں کی جا سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ ورکشاپ کا مقصد نوجوان طلبہ کو روزگار کے قابل بنانا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ طلبہ کل کو اپنے شہر میں آئی ٹی کے چھوٹے یونٹ قائم کریں۔ انہوں نے کہا کہ ورکشاپ میں آن لائن کلاسز کا بھی انتظام کیا گیا ہے تاکہ جو طلبہ کالج نہ آ سکیں وہ گھر سے شرکت کر سکیں۔

کالج کے پرنسپل پروفیسر عبدالقیوم میمن نے کہا کہ کالج انتظامیہ ورکشاپ کے لیے کمپیوٹر لیبز فراہم کرے گی اور انٹرنیٹ کنکشن کا بندوبست بھی کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایسی ورکشاپس طلبہ کے اعتماد میں اضافہ کرتی ہیں اور کالج چاہتا ہے کہ طلبہ کو صرف ڈگری نہیں بلکہ عملی مہارت بھی حاصل ہو۔ ورکشاپ کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر نسرین اختر نے بتایا کہ رجسٹریشن کے لیے طلبہ کو اپنا شناختی کارڈ اور تعلیمی اسناد کی نقول ساتھ لانی ہوں گی۔

ورکشاپ میں شرکت کرنے والے طالب علم عمیر احمد نے کہا کہ وہ پہلے ویب ڈیزائننگ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے اور یہ ورکشاپ ان کے لیے بہت مفید ثابت ہوگی۔ ایک اور طالبہ مریم بتول نے کہا کہ وہ گھر پر کام کرنے کے قابل ہونا چاہتی ہیں تاکہ اپنی والدہ کا ہاتھ بٹا سکیں۔ دونوں طلبہ نے کہا کہ وہ اس طرح کی مزید ورکشاپس کالج میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

ورکشاپ کے انسٹرکٹر صفدرعلی صفدر نے بتایا کہ پہلے دن بنیادی کمپیوٹر استعمال، ٹائپنگ اور انٹرنیٹ کے بنیادی اصول سکھائے جائیں گے۔ دوسرے دن سے ڈیٹا بیس اور ویب پیجز بنانے کی مشق کرائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہر شرکا کو ایک چھوٹا پروجیکٹ مکمل کرنا ہوگا جو آخر میں سب کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ ان کے مطابق یہ طریقہ طلبہ کو کتابی علم سے نکال کر عملی تجربے تک لے جاتا ہے۔

کالج کے شعبہ امتحانات کے سربراہ پروفیسر نذیر احمد سومرو نے کہا کہ ورکشاپ کے دوران حاضری اور کارکردگی کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جائے گا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کون سے طلبہ سنجیدگی سے محنت کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق اچھی کارکردگی دکھانے والے طلبہ کو کالج کی جانب سے تعریفی اسناد بھی دی جائیں گی تاکہ دوسرے طلبہ کو بھی مقابلے کا شوق پیدا ہو۔ ان کا کہنا تھا کہ ایسے مقابلے ہی کسی ادارے کا معیار بناتے ہیں۔

ورکشاپ کے پہلے دن کلاس میں 140 طلبہ موجود تھے جن میں 60 طالبات اور 80 طلبہ شامل تھے۔ کالج کے ایک سینئر استاد نے کہا کہ اتنی بڑی تعداد میں طالبات کا آنا اس بات کا ثبوت ہے کہ علاقے میں خواتین کمپیوٹر سیکھنے کے خواہش مند ہیں۔ ورکشاپ کے منتظمین نے بتایا کہ اگر ضرورت پڑی تو دوسری ورکشاپ بھی شروع کی جا سکتی ہے۔

ورکشاپ کے اختتام پر شرکا میں سرٹیفکیٹ تقسیم کیے جائیں گے اور کالج کی جانب سے ایک چھوٹی تقریب بھی رکھی گئی ہے جس میں والدین کو مدعو کیا جائے گا تاکہ وہ اپنے بچوں کی محنت دیکھ سکیں۔ کالج کی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ اگر یہ تجربہ کامیاب رہا تو اگلے سال اسی طرز پر ایک اور ورکشاپ شروع کی جائے گی جس میں گرافک ڈیزائننگ اور موبائل ایپس کا تعارف شامل ہوگا۔

ٹیکسٹائل ملز کے 3 ٹرکوں کا ڈیزل چوری، 2 ملزمان گرفتار

صفدرعلی صفدر کا تھانہ ٹیکسٹائل ملز کے باہر کھڑے ٹرکوں سے ڈیزل چوری کرنے والے ملزمان کو حراست میں لینے کا منظر

سکھر (نمائندہ خصوصی) تھانہ ٹیکسٹائل ملز کی حدود میں کھڑے 3 ٹرکوں سے ڈیزل چوری کرنے والے 2 ملزمان کو پولیس نے رات گئے حراست میں لے لیا۔ ایس ایچ او ٹیکسٹائل ملز انسپکٹر عبدالرحمٰن کھوسو کے مطابق ملزمان کی شناخت محمد یونس اور غلام مصطفیٰ کے نام سے ہوئی ہے۔ ان کے قبضے سے 40 لیٹر ڈیزل برآمد ہوا جو چوری کے ٹرکوں سے نکالا گیا تھا۔ ملزمان کو جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا گیا۔

ایس ایچ او کے مطابق ٹرکوں کے ڈرائیور صبح فجر کے وقت گاڑیوں کے پاس پہنچے تو ٹینکوں کے ڈھکن کھلے ہوئے اور پائپ زمین پر پڑے ملے۔ ڈرائیور نے شور مچایا تو آس پاس کے چوکیدار بھی جاگ گئے اور ملزمان موقع سے بھاگنے لگے۔ چوکیدار نے ایک ملزم کو پکڑ لیا جبکہ دوسرا اندھیرے کا فائدہ اٹھا کر فرار ہو گیا۔ پکڑے گئے ملزم کی نشاندہی پر فرار ملزم کو بھی گھر سے گرفتار کر لیا گیا۔

ملزمان کے خلاف تھانہ ٹیکسٹائل ملز میں دفعہ 379 کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ ایس ایچ او نے کہا کہ ابتدائی تفتیش میں معلوم ہوا کہ ملزمان رات کو ٹرکوں کے نیچے چھپ کر بیٹھتے تھے اور موقع ملتے ہی پائپ سے ڈیزل نکالتے تھے۔ ان کے پاس سے ایک پلاسٹک کا پائپ اور خالی بوتلیں بھی برآمد ہوئی ہیں جو وہ ڈیزل بیچنے کے لیے ساتھ لاتے تھے۔

ٹرک ڈرائیور محمد اسلم نے بتایا کہ وہ کراچی سے کپڑا لے کر آیا تھا اور صبح چار بجے اٹھا تو دیکھا کہ ٹینک کا ڈھکن ٹوٹا ہوا ہے۔ اس کے مطابق ایک ٹرک میں تقریباً 60 لیٹر ڈیزل تھا جو پوری رات میں آدھا خالی ہو چکا تھا۔ ڈرائیور کے مطابق اگر وہ جاگتے نہ تو پورا ٹینک خالی ہو جاتا اور اگلے سفر کے اخراجات اس کی جیب سے نکلتے۔

ایس ایچ او نے کہا کہ ٹیکسٹائل ملز کے گرد چار کلومیٹر کا علاقہ رات کو سنسان ہو جاتا ہے اور یہاں گشت کم ہونے کا فائدہ چور اٹھاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رات کی گشت میں اضافہ کیا جائے گا اور ٹرک اڈوں کے مالکان کو بھی خبردار کیا جائے گا کہ وہ اپنے ٹرکوں کی نگرانی کریں۔ ان کے مطابق ٹرک اڈوں پر رات کو چوکیدار رکھنا ضروری ہے ورنہ نقصان ہوتا رہے گا۔

ٹرک اڈوں کے مالکان نے پولیس کے اس مؤقف کو تسلیم کیا کہ رات کی گشت میں اضافہ ہونا چاہیے۔ ایک مالک نے کہا کہ ہر ٹرک میں ڈیزل کی مالیت کم از کم 12 ہزار روپے ہے اور چوری کا نقصان ڈرائیور برداشت کرتا ہے۔ ان کے مطابق اگر ڈرائیور کو تنخواہ کے ساتھ نقصان بھی اٹھانا پڑے تو وہ نوکری چھوڑ دیتا ہے اور نئے ڈرائیور ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔

ایس ایچ او نے کہا کہ ملزمان کے موبائل فون کا ڈیٹا نکالا جا رہا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہ کن لوگوں کو ڈیزل بیچتے تھے۔ اگر خریدار بھی ملوث ہوئے تو ان کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا جائے گا۔ ان کے مطابق چوری کا مال خریدنا بھی جرم ہے اور خریدار کو بھی ملزم کے برابر سزا ہو سکتی ہے۔ پولیس نے خریداروں کے نام اور پتے حاصل کرنے کا عمل شروع کر دیا ہے۔

تھانہ ٹیکسٹائل ملز کے ایک اور اہلکار نے بتایا کہ پچھلے مہینے اسی علاقے میں 2 ٹرکوں سے بیٹریاں چوری ہوئی تھیں اور اب ڈیزل کی چوری سے ظاہر ہے کہ چور گروہ متحرک ہے۔ ایس ایچ او نے کہا کہ پرانے کیس کی فائل بھی کھولی جا رہی ہے تاکہ دونوں وارداتوں کا موازنہ کیا جا سکے۔ ان کے مطابق ایک ہی گروہ کے لوگ کئی علاقوں میں ایسی وارداتیں کرتے ہیں